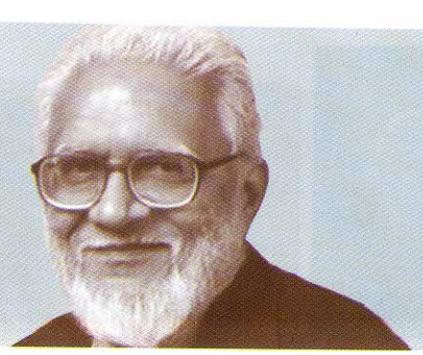

تقدیم

ڈاکٹر محمد خالد مسعود

رسالہ اجتہاد کا جو شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے، ایک طویل جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ اس جدوجہد کا پس منظر بھی کئی سالوں پر محیط ہے۔ ۲۰۰۲ء میں اسلامی ممالک کے وزرائے اوقاف و مذہبی امور کا ساتواں اجلاس کوالالمپور میں منعقد ہوا، جس میں عالمی منظر نامے پر اسلام کی کردار کشی پر صدمے اور تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اجلاس نے زور دیا کہ اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے کیلئے ضروری ہے کہ دعوہ کے معیار کی طرف توجہ دی جائے اور ابلاغ عامہ کی تکنیک اور پیش رفت سے استفادہ کیا جائے۔

اجلاس نے اس امر کی طرف اسلامی ممالک کی حکومتوں کی توجہ دلاتے ہوئے تجویز کیا کہ حکومتیں خود اس کام کی نگرانی کریں تاکہ دعوت اسلامی کو بہتر اور مؤثر طریقے سے پیش کیا جاسکے۔ وزارت مذہبی امور، حکومت پاکستان نے ۲۰۰۳ء میں اسلامی نظریاتی کونسل اور بین الاقوامی یونیورسٹی، اسلام آباد کی دعوہ اکیڈمی کو اس ضمن میں تجاویز پیش کرنے کے لیے کہا۔ دعوہ اکیڈمی نے اس کام کے لیے دعوۃ اور اجتہاد ٹاسک فورس قائم کرنے کی تجویز دی۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۰۰۴ء میں اس تجویز پر غور کیا کہ اجتہاد کے نام سے رسالہ جاری کیا جائے جو عالم اسلام میں قانون سازی اور اجتہادی پیش رفت کا جائزہ پیش کرے۔ وزیراعظم حکومت پاکستان نے بھی کونسل پر زور دیا کہ اجتہاد کے اصولوں کو عملی شکل دینے میں اپنا کردار ادا کرے۔

کونسل نے اپنے متعدد اجلاسوں میں اس تجویز پر تفصیلی غور کرنے کے بعد ۲۰۰۵ء کے اواخر میں ''اجتہاد'' کے نام سے ایک مجلّہ جاری کرنے کی منظوری دی۔ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ایک مجلس مشاورت کا قیام عمل میں لایا گیا، جس میں جناب جسٹس (ر) جاوید اقبال کے ساتھ دیگر دانشوروں کو بھی مدعو کیا گیا۔ اس اجلاس (فروری ۲۰۰۶ء) میں رسالے کا خاکہ تیار کیا گیا اجلاس کی افادیت کے پیش نظر اس کی مختصر روداد اس تقدیم کے ضمیمہ کے طور پر پیش ہے۔

رسالہ اجتہاد کا مقصد اجتہاد پیش کرنا نہیں بلکہ اسلامی دنیا میں جاری فکری عمل کا جائزہ پیش کر کے دعوت فکر و عمل دینا ہے۔ عالم اسلام نہ تو کسی فکری پس ماندگی کا شکار ہے اور نہ ہی تنگ نظری، رجعت پسندی اور مغرب زدگی کا یرغمال ہے۔ یہ رسالہ اسلام اور عالم اسلام کے بارے میں مثبت تاثر پیش کر کے پاکستان کے قارئین کو اس پیش رفت سے آگاہی فراہم کرے گا جو پاکستان میں آسانی سے دستیاب نہیں۔

رسالے کا آغاز فکر اقبال میں اجتہاد کے موضوع سے کیا ہے۔ علامہ اقبال کے بعد ان کے خطبے کے بارے میں کیا پیش رفت ہوئی، اس کا سرسری جائزہ پیش کیا ہے جس میں مختلف نقطہ ہائے نظر کو سامنے لاتے ہوئے مزید غور و فکر کی فضا مہیا کی ہے۔

اس کے علاوہ مراکش اور ملائیشیا میں اسلامی قانون سازی کے حوالے سے جائزے شامل کیے گئے ہیں۔ یورپ میں مسلمان کیا سوچ رہے ہیں، اس کے لیے پوپ کے حالیہ بیان پر یورپ کے معروف مسلمان دانشور جناب طارق رمضان کی ایک تحریر شامل کی ہے۔

آخر میں اسلامی نظریاتی کونسل کے بارے میں مختلف جائزے شامل کیے ہیں تاکہ اس کی کارکردگی کے بارے میں پاکستان میں لوگ کیا سوچتے ہیں، اس کا بھی اندازہ ہو سکے اور اس کی پیش رفت کا جائزہ بھی پیش کیا جاسکے۔

روداد مجلس مشاورت رسالہ ''اجتہاد''

رسالہ اجتہاد کے اجراء کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیل کردہ کمیٹی کی ایک غیر رسمی مجلس مشاورت کا اجلاس مؤرخہ ۲۷ر فروری ۲۰۰۶ء کو کونسل ہال اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل اصحاب نے شرکت کی:

۱- جناب ڈاکٹر محمد خالد مسعود
۲- جناب جسٹس (ر) جاوید اقبال
۳- جناب ڈاکٹر منظور احمد
۴- جناب جاوید احمد غامدی
۵- جناب جسٹس منیر احمد مغل
۶- جناب ڈاکٹر شکیل اوج
۷- جناب ڈاکٹر غلام مرتضیٰ آزاد (ڈی جی ریسرچ)

اس کمیٹی کے اراکین جناب جسٹس رشید احمد جالندھری، جناب ڈاکٹر محمد فاروق اور پروفیسر مظہر سعید کاظمی کو بھی اس اجلاس میں مدعو کیا گیا تھا لیکن وہ اپنی مصروفیات کی بناء پر شامل نہ ہو سکے۔ شرکائے مجلس کو درج ذیل ایجنڈا ارسال کر دیا گیا تھا۔

رسالہ ''اجتہاد'' کی مجلس مشاورت کا اجلاس

ایجنڈا

۱- رسالہ کے موضوعات

(مجوزہ موضوعات: اسلامی قانون، اصول فقہ، مغرب اور اسلام، قانون سازی۔

مندرجات: مقالات: عصر حاضر کے مسائل پر تین تحقیقی مقالات (حجم مقالہ ۲۰ تا ۳۰ صفحات) دیگر مستقل عنوانات: (درج ذیل عنوانات میں سے جس پر مواد دستیاب ہو)

۱- تبصرہ کتب
۲- اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات
۳- عالم اسلام میں قانون سازی اور مساء
۴- مغرب میں مسلم معاشروں کے مسائل
۵- اصول فقہ کے مسائل
۶- نئے قوانین (دستاویزات)
۷- شریعہ اور عالمی ذرائع ابلاغ: اخبارات، انٹرنیٹ (اخبار)
۸- اہم شخصیات سے انٹرویو
۹- عالم اسلام کے تحقیقی اداروں کا تعارف
۱۰- مذاکرات، سیمینار، کانفرنسیں (اخبار، رپورٹ)
۱۱- اہم رسائل (تجزیات)

۲- دورانیہ۔ سنوی یا ششماہی
۳- ضخامت/سائز
۴- مقالات کے قابل اشاعت ہونے کے بارے میں ماہر/ماہرین کا تعین، معاوضہ کی رقم
۵- مقالہ نگاروں کو ادا کیے جانے والے معاوضہ کی رقم کا تعین۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا جس کی سعادت جناب جسٹس ڈاکٹر منیر احمد مغل نے حاصل کی۔ چیئرمین نے شرکاء مجلس کا شکریہ ادا کیا اور اس یقین کا اظہار کیا کہ جناب جسٹس (ر) جاوید اقبال، جناب جاوید احمد غامدی اور جناب ڈاکٹر شکیل اوج کی موجودگی سے اس رسالہ کے مقصد کو تقویت حاصل ہوگی۔ رسالہ اجتہاد کے اجراء کے فیصلے کے پس منظر کی مختصر وضاحت کرتے ہوئے جناب چیئرمین نے بتایا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے ۱۵۵ ویں اجلاس منعقدہ ۲۲-۲۳ رنومبر ۲۰۰۴ء میں وزارت مذہبی امور کی طرف سے ارسال کردہ ایک نوٹ (نمبر ۷(۲)-۲۰۰۲-ڈی ۱۱۱ مؤرخہ ۳۰ رجولائی ۲۰۰۳ء) میں درخواست کی گئی تھی کہ کونسل ایسے اداروں کی نشاندہی کرے جو اجتہاد کی ذمہ داری سنبھال سکیں یا خود کونسل اس ذمہ داری کو سنبھال سکے۔

اس استفسار کا بھی طویل پس منظر تھا۔ مختصراً یہ کہ او آئی سی کے زیر اہتمام اسلامی ممالک وزرائے اوقاف و مذہبی امور کی ساتویں کانفرنس منعقدہ ۶-۸ رمئی ۲۰۰۲ء (کوالالمپور) میں دعوۃ اور اس کی ذمہ داریوں کے بارے میں ایک تفصیلی لائحہ عمل منظور کیا گیا تھا۔ وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان نے اس پر عمل درآمد کے لیے دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کو بھجوا دیا۔ دعوۃ اکیڈمی نے منجملہ دیگر امور یہ تجویز کیا کہ دعوۃ اور اجتہاد کے لیے ایک ٹاسک فورس تشکیل دی جائے۔ وزارت کا یہ استفسار اسی سلسلے میں تھا۔ کونسل کی طرف سے ایک تفصیلی جواب ۸ رجنوری ۲۰۰۵ء کو بھیج دیا گیا جس میں یہ تجویز کیا گیا تھا کہ کونسل 'اجتہاد' کے نام سے ایک مجلّہ کا اجراء کرے جس میں ان تمام امور کو شامل کر لیا جائے جو ٹاسک فورس کے لیے تجویز ہوئے ہیں۔

کونسل کے دو اجلاسوں میں اس تجویز پر تفصیلی غور کر کے بالآخر اس مجلّہ کے اجراء کی منظوری دے دی گئی۔ آج کا اجلاس کونسل کے اسی فیصلہ پر عمل درآمد کے لیے ہے۔ ایک مجوزہ ایجنڈا مجلس کے سامنے ہے تاہم مجلس اس ابتدائی سوال سے لے کر کہ آیا ایسا مجلّہ جاری کرنا مفید ہوگا؟ یا کونسل کے فرائض منصبی کی بجا آوری میں مدد دے گا؟ تکنیکی، اقتصادی اور عملی تجاویز تمام امور پر غور کرے گا۔

جناب جسٹس (ر) ڈاکٹر جاوید اقبال نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ اجتہاد کا تعلق بہت حد تک قانون کی تعلیم سے ہے۔ پاکستان میں بہت شروع سے اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ ملک کے قانونی تعلیم کے اداروں میں جیورس پروڈنس یا فلسفہ قانون کی تعلیم دی جائے اور جدید قانون کے ساتھ اسلامی قانون کا تقابلی مطالعہ بھی تعلیم میں شامل ہو۔ اس طرح جو قانون کے اداروں سے فارغ التحصیل قانون دان ہوں، وہ علماء کی جگہ لے سکیں گے کیونکہ وہ جدید قانون کے ساتھ فقہ سے بھی شناسا ہوں گے، اس طرح قانونی تعلیم میں اصلاح کا آغاز ہوگا۔

علامہ اقبال نے بھی اس جدید قانونی تعلیم کی تجویز دی تھی۔ ان کے نزدیک قانون صرف علماء کی ذمہ داری نہیں تھی بلکہ یہ فریضہ قانون دانوں کا تھا۔ چنانچہ علامہ اقبال نے اس ایرانی تصور کی، جو بعد میں ولایت فقیہ کے نام سے سامنے آیا، مخالفت کی کہ قانون سازی کی نگرانی علماء کے سپرد ہو۔ انہوں نے علماء کو قانون ساز اداروں میں بطور منتخب ارکان کے شرکت کی تجویز دی۔ چنانچہ ضرورت تھی کہ قانون دانوں کی ایسی جماعت تیار کی جائے، جو جدید اور قدیم پر یکساں دسترس رکھتے ہوں۔

نظریہ پاکستان کے حوالے سے بھی اجتہاد زیر بحث آیا۔ ۱۹۵۹ء میں ایک بین الاقوامی کولوکیم منعقد ہوا، جس میں علامہ اقبال کے تصور اجتہاد پر دنیا بھر کے علماء نے مقالات پیش کیے۔ ایوب خان کے زمانے میں ایک تفصیلی سوالنامہ کے ذریعے نظریہ پاکستان کی ایک توضیح جناب جاوید اقبال نے مرتب کی، جواب حال ہی میں مزید اضافوں کے ساتھ سنگ میل پبلی کیشنز نے شائع کی ہے۔

ان تمام مباحث میں اس بات پر زور دیا گیا کہ قانون سازی ریاست کی ذمہ داری ہے۔ مدارس کو یونیورسٹیوں سے ملحق کر کے مساجد اور مدارس کی نشوونما کو ریاست کی نگرانی میں تشکیل دیا جائے۔ علامہ اقبال نے بھی اس بات کی وضاحت کی تھی کہ ریاست کی خود مختاری ضروری ہے لیکن مختاری ضروری ہے لیکن بعد میں اللہ کی حاکمیت کے ابہامی تصور کے زیر اثر شریعت کو جمہوریت کے مقابل کھڑا کر دیا گیا۔ ان تمام ابہامات کو دور کر کے دین اور ریاست کے مسائل کو واضح کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لحاظ سے اجتہاد کی اہمیت آج کے دور میں دو چند

ابہامات کو دور کر کے دین اور ریاست کے مسائل کو واضح کرنے کی ضرورت

ہے۔ اس لحاظ سے اجتہاد کی اہمیت آج کے دور میں دو چند ہوگئی ہے۔

ان کی گفتگو کا ماحصل یہ تھا کہ اجتہاد کے مجلّہ کا اجراء نہایت ضروری ہے جو ان ابہامات کو دور کرے۔

ڈاکٹر منظور احمد نے مجلّات کے اجراء کے مسائل کا ذکر کیا۔ خصوصاً اس سبب سے کہ پاکستان میں علمی وسائل بہت کمیاب ہیں، اس مجلّے کے لیے مسلم دنیا کے دانشوروں اور ان کے علمی وسائل پر انحصار ضروری ہوگا۔ انہوں نے تجویز کیا کہ مجلّے کے ہر شمارے کے لیے ایک موضوع مخصوص کیا جائے۔ ایک بہت بڑا مسئلہ زبان کا ہے کہ اتنے پیچیدہ مسائل کو ایسے الفاظ میں کیسے بیان کیا جائے جو عام قاری اور علماء کے لیے واضح ہوں۔ اس کے علاوہ اسلوب کا مسئلہ بھی ہے، اردو میں علمی اور تبلیغی اسلوب میں فرق بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مجلّے کے لیے ایک مجلس ادارت ہو، جس کے ارکان ان مسائل پر نگاہ رکھتے ہوں۔

جناب جاوید احمد غامدی نے بھی اس بات کی تائید کی کہ علمی رسالے کا آغاز بہت مشکل کام ہے۔ اس میں ادارت کے بھی مسائل ہیں اور ترجمے کے بھی۔ انہوں نے ایک اہم نکتہ کی طرف توجہ دلائی کہ کونسل کے ارکان کی مدت تین سال ہے۔ ہر کونسل کا ذوق اور ترجیحات مختلف ہو سکتی ہیں۔ مستقل بنیادوں پر مجلّہ کے اجراء اور قیام کے لیے ضروری ہے کہ اسے کونسل کے ارکان کی بجائے کونسل کے ادارے کے نظام کا حصہ بنایا جائے۔ مجلّہ کے مدیران کے لیے باقاعدہ مناصب کا تعین ہو۔ ایک یا دو مدیر اور ضروری عملہ کا تقرر کیا جائے۔ مجلّہ کے مقالات، فیچر اور دیگر تحریروں کے لیے معاوضہ کو بھی باقاعدہ شکل دی جائے۔ ترجمے، تبصرے، تلخیص کے ساتھ ہر تحریر کی باقاعدہ ایڈیٹنگ کا نظام ہونا ضروری ہے۔

جناب ڈاکٹر شکیل اوج نے وضاحت کی کہ اجتہاد کی ضرورت سے بھی انکار نہیں لیکن اس کے لیے ماہرین کی ضرورت ہے، مجلّے کا اجراء بے حد خوش آئند ہے۔ انہوں نے اس کی بھی تائید کی کہ مجلّہ اردو میں ہو۔ اس مجلّے کے ذریعے کونسل اپنا نقطہ نظر بھی لوگوں کے سامنے رکھ سکے گی۔ کونسل کے زیر اہتمام کانفرنسوں اور مذاکرات کے فوائد بھی لوگوں کے سامنے آ سکیں گے۔ یہ مجلّہ مختلف مضامین کے ماہرین کے لیے ایک اجتماعی کوشش کا میدان بھی مہیا کرے گا۔

جناب جسٹس ڈاکٹر منیر احمد مغل نے مجلّہ کے اجراء کے اقدام کو سراہتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ اقتصادی مشکلات کے باوجود اس مجلّہ کا اہتمام ضروری ہے۔ مجلّہ کے لیے ایسا نظام قائم کیا جائے، جس میں مختلف شعبے ہوں۔

مجلس مشاورت میں شامل تمام حضرات کی رائے یہی تھی کہ اس طرح کا رسالہ جاری کیا جانا چاہئے تاہم اگر کونسل اس کے ایڈیٹرز اور دیگر عملہ کا انتظام نہیں کر سکتی تو اس کا اجرا نہ کیا جائے۔ مجلّے کے تکنیکی مسائل پر بھی غور ہوا اس تمام بحث کے نتیجے میں مندرجہ ذیل حتمی تجاویز سامنے آئیں:

۱- رسالہ کا دورانیہ: اتفاق رائے اس پر ہوا کہ مجلّہ سہ ماہی ہو۔

۲- ضخامت: مجلّہ کے صفحات ۷۲-۱۵۰ کے درمیان (۱۴۴ صفحات کو ترجیح)

۳- فیچر ہر مجلّہ میں ایک مخصوص فیچر ایک اسلامی ممالک کے تعارف اور وہاں کی قانون سازی کے بارے میں ہو۔ پہلے شمارے میں مراکو اور المدونہ (مراکو کے لیے عائلی قوانین) شامل ہوں۔

۴- مقالات: یہ طے ہوا کہ ہر شمارے میں کم از کم دو علمی مقالات شامل ہوں چونکہ پاکستان سے علمی مقالات مہیا ہونا مشکل ہوگا، اس لیے اہم مقالات مسلم اور مغربی دنیا سے حاصل کیے جائیں اور ان کے ترجمے اردو زبان میں شائع کیے جائیں۔

پہلے شمارے کے بارے میں طے پایا کہ

الف۔ علامہ اقبال کے خطبہ اجتہاد کا سلیس اردو زبان میں ترجمہ شائع کیا جائے۔

ب۔ اس کے ساتھ وائل حلاق اور منٹگمری واٹ کے مقالات، جن میں اجتہاد کے دروازے کی بندش پر بحث ہے، ان کے اردو تراجم بھی شائع کیے جائیں۔

آئندہ شماروں کے لیے بھی اسی طرح اصل اور تراجم کا اہتمام کیا جائے۔

۵- مقالات کے موضوعات کے بارے میں میں جناب ڈاکٹر محمد شکیل اوج اور جناب جسٹس ڈاکٹر منیر احمد مغل کی طرف سے تحریری تجاویز بھی آئیں۔

۶- زبان و بیان: اس پر کافی بحث کے بعد طے پایا کہ پبلک سپیس پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ علماء کے ساتھ ساتھ دیگر تعلیم یافتہ قارئین کو بھی سامنے رکھا جائے اس کے لیے اردو زبان

سلیس، جس میں بہت زیادہ گنجلک نہ ہو اور اصطلاحی زبان کی بجائے آسان پیرایہ اختیار کیا جائے۔

۷- ایسے لوگوں کی نشاندہی کی جائے جو اردو میں ترجمہ اس معیار پر کر سکیں۔

۸- اس ضمن میں مندرجہ ذیل اسمائے گرامی پیش ہوئے۔ ان حضرات سے رابطہ کر کے مزید نام بھی حاصل ہو سکتے ہیں:

(i) جناب اصغر نیازی (ii) جناب خورشید ندیم

(iii) جناب عمر سہیل (iv) ڈاکٹر ممتاز صاحب

(v) جناب ڈاکٹر حسین قاسم (vi) جناب ڈاکٹر مستنصر میر

۹- ہر شمارے میں کونسل کی سفارشات، دلائل اور متن کے ساتھ

۱۰- عصری مسائل پر انٹرویوز

۱۱- ایجنڈے میں شامل دیگر عنوانات اور محتویات کی تجاویز کو بھی سراہا گیا اور منظوری دے دی گئی۔